منقبت امام حسن عسکریؑ

نظر مدینے پہ یوں رُک گئی زمانے کی
مچی ہے دھوم حسن عسکریؑ کے آنے کی

رہے ہیں خوفزدہ اُن سے حکمران سدا
یہ شان ہے ابوطالبؑ ترے گھرانے کی

وہ معتصم سا ہو بِلّا کہ باپ بلّوں کا
پرانی رسم ہے شیروں سے مار کھانے کی

سلام آپ کی عظمت پہ حضرتِ مختارؑ
سبیل بن گئے عابدؑ کے مسکرانے کی

کہے زمانہ حسن عسکریؑ کا شاعر ہے
یہ عزتیں درِ زہراؑ پہ سر جھکانے کی

حسنؑ کے لعل کو کعبہ کرے گا جھک کے سلام
وہ صبح آئے گی انسان کو جگانے کی

حسنؑ کا لعل اُٹھائے گا پرچمِ عباسؑ
وہ شام آئے گی مفتی کے مارے جانے کی

یہ بد عقیدہ عقیدوں پہ طنز کرتے ہیں 62
گھڑی یہی ہے عقیدوں کو آزمانے کی

سواری اُن کی یہاں سے گزر نہ جائے کہیں
دل و نگاہ کو جلدی کرو سجانے کی

جزا ظفرؔ میں امامِ حسنؑ سے مانگوں گا
امامِ عصرؑ کو یہ منقبت سنانے کی